

میرے سنہرے سفر نامے

عبدالملک مجاہد



دارالعلوم

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریٹائن - جندہ - شارجہ - لاہور - کراچی
اسلام آباد - لندن - ہیوسٹن - نیویارک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

© مکتبہ دار السلام، ۱۴۳۴ھ
فہرستہ مکتبہ الملک فہد الوطنیۃ أثناء النشر
مجاہد، عبدالمالک
رحلاتی الذهبیۃ / اردو / عبدالمالک مجاہد - الرياض، ۱۴۳۴ھ
ص: ۳۹۲، مقاس ۱۷ X ۲۴ سم
ردمک: ۶-۲۲۲-۵۰۰-۶۰۳-۹۷۸
(النص باللغة الأردیۃ)
۱- القصص ۲- الشعر أ. العنوان
دیوی ۸۰۸، ۸۳ / ۱۴۳۴ / ۳۴۱۳
رقم الإبداع: ۱۴۳۴ / ۳۴۱۳
ردمک: ۶-۲۲۲-۵۰۰-۶۰۳-۹۷۸



جوتوق اشاعت برائے دارالسلام منوٹو ہیں

دارالسلام



کتاب و نشر کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض 11416: سوڈی عرب فون: 4033962-4043432-00966 1 فیکس: 4021659
info@darussalamksa.com riadh@darussalamksa.com
www.darussalamksa.com

• الزیاض: اعلیٰ فون: 4614483 01 فیکس: 4644945
• الملز فون: 4735220 01
• سوہل فون: 2860422 01
• مندوب الریاض: سوہل فون: 459695 0503459695
• قسیم (ریڈو): فون / فیکس: 3696124 06 موبائل: 0503417156
• شیعہ فون / فیکس: 3908027 04
• فیکس: 2207055 07
• مدینہ منورہ فون: 8234446 04 فیکس: 8151121
• موبائل: 0504296740
• ہند فون: 6879254 02 فیکس: 6336270
• الفجر فون: 8692900 03 فیکس: 8691551

شاخہ فون: 5632623 00971 6 امریکہ برٹش فون: 7220419 001 نیپالک فون: 6255925 001 718
لندن فون: 539 4885 0044 آسٹریلیا فون: 9758 4040 0061 2

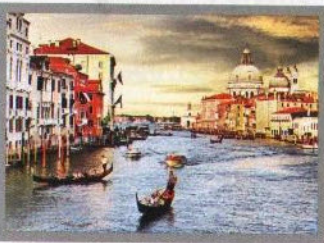
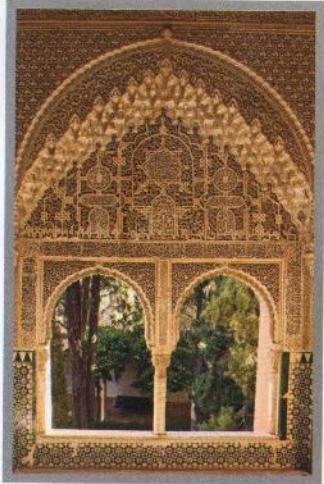
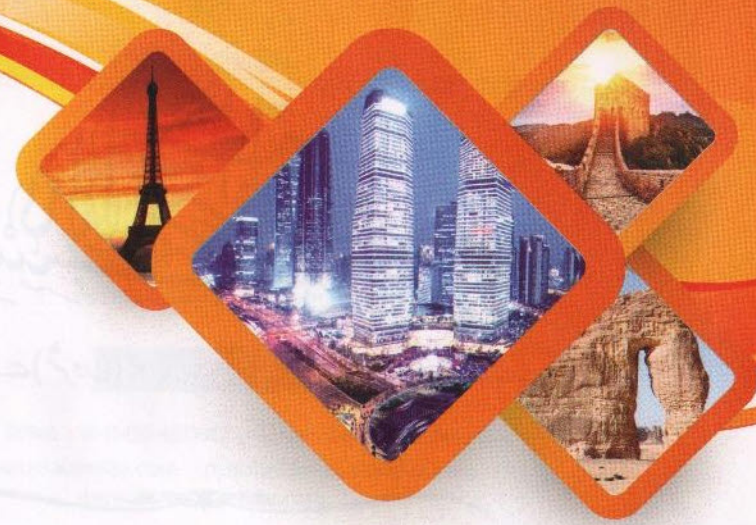
پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوزوم

36- لوزال، کیکر نیٹ سٹاپ، لاہور

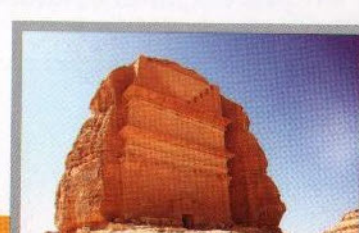
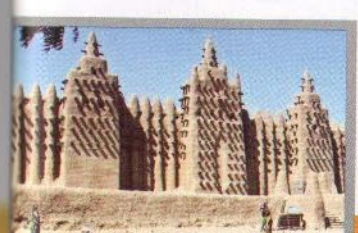
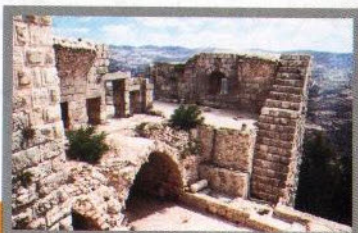
فون: 37232400-37240024-37324034-0092 42 فیکس: 37354072 موبائل: 8484569-0322
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com
• غزنی سٹریٹ، اروو بازار، لاہور فون: 37120054 فیکس: 37320703 موبائل: 4439150-0321
• 260-Y بلاک کرشل ایریا، فیر، لاہور فون: 35692610 موبائل: 4212174-0321
کراچی: مین طارق روڈ، (D.C.HS / 110, 111-Z) ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی
فون: 34393936 فیکس: 34393937 موبائل: 2441843-0321
اسلام آباد: F-8 مرکز، اسلام آباد فون / فیکس: 2281513 موبائل: 5370378-0321

فہرست مضامین

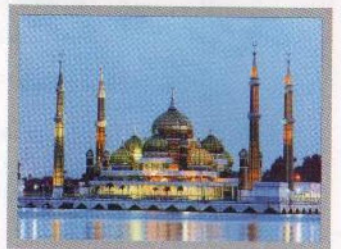
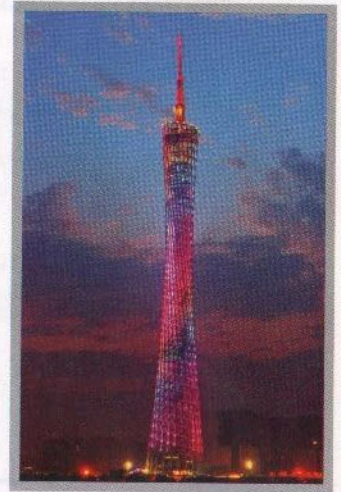
فہرست مضامین



208	پندرہویں صدی (نیامی) میں
216	نولویں صدی۔ دنیا کے آخری کنارے پر
238	عوامی جمہوریہ چین
240	سرنگین کی خوشگوار یادیں
251	گورڈن سے ملاقات
267	ابو سلیمان یونس پول
274	ایک واقعہ جسے میں بھلا نہیں سکا
280	اطالیہ (اٹلی)
282	یورپ کا سفر (اٹلی)
296	اسپین۔ اندلس
298	یورپ کا سفر اسپین
309	مسٹر مارو سے ملاقات
322	فرناطہ اور قرطبہ کا سفر
365	سرزمین فرانس پر
375	مختلف ممالک کے سفر اور ان کی یادیں



10	سعودی عرب
12	مدینہ الرسول کی پہلی زیارت
21	سیدہ حلیمہ سعدیہ کے دیس میں
35	بدر شہر میں چند گھنٹے
55	تبوک کا ایک مطالعاتی سفر
92	خیبر کے علاقے کی سیر۔۔۔ یہود کی تاریخ اور غزوہ خیبر
116	دومتہ الجندل کی سیر۔۔۔ سیدنا عبدالرحمن بن عوف کے سسرال میں
132	نجران۔ اصحاب الاخدود کے علاقے کی سیر
149	عکاظ کے میلے کی سیر
164	اردن
166	موتہ کے میدان میں
184	افریقی ممالک کے سفر کی کچھ یادیں
185	نائیجیریا
188	نائیجیریا کا سفر
206	نائیجیر۔ نیجر



﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ﴾ (العنكبوت: 20)

”آپ کہہ دیجیے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح خلق کی ابتداء کی۔“

اگر ہم قرآن وحدیث میں سیر وسیاحت اور سفر کے حوالے سے بات کریں تو بہت ساری آیات میں سفر، دنیا کو دیکھنے اور غور و فکر کرنے کے بارے میں کہا گیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والوں نے بہت سے سفر نامے پڑھ رکھے ہوں گے۔ ہر مؤلف کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے جس میں وہ اپنے مشاہدات قلمبند کرتا ہے۔ راقم الحروف نے بھی اپنی زندگی میں بے شمار سفر کیے ہیں۔ دارالسلام کی تاسیس کے بعد اس کے مشن کو مکمل کرنے کے لیے مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں جانے کا موقع ملا ہے۔ جس زمانے میں یہ سفر کیے گئے اس دور میں لکھنے لکھانے کا وقت ہی نہیں ملا، بس دارالسلام میرے دل و دماغ پر سوار تھا۔ میں اسی کے بارے میں سوچتا اور اس کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے الحمد للہ! مسلسل جدوجہد کرتا رہا۔

سفر ناموں میں بالعموم مؤلف اپنے مشاہدات یا سفر میں پیش آنے والے واقعات یا تجربات لکھتا ہے۔ میں نے بھی جو سفر کیے اور جو مشاہدات مجھے حاصل ہوئے انہیں میں نے سپرد قلم کیا ہے۔ مجھے یہ فخر ہے کہ میں مسلمان ہوں، میں جہاں بھی جس جگہ بھی گیا میں نے اپنے دین، مذہب، عقیدہ اور اخلاق کو نہیں چھوڑا۔ میری کوشش رہی کہ میں جہاں جاؤں وہاں کے مسلمانوں سے ملوں، ان کے حالات معلوم کروں۔ اگر میں کسی غیر مسلم ملک کا سفر کروں تو ان کی معاشرت اور تہذیب و تمدن کا رنگ اپنے اوپر نہ چڑھنے دوں بلکہ وہاں کے لوگوں کو اپنے اخلاق و کردار سے متاثر کروں؛ چنانچہ اصلاح احوال کے لیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف و ناشر

زندگی ایک سفر ہے۔ ہم میں سے ہر شخص مسافر ہے، مگر زندگی کے اس سفر کے دوران کئی ملکوں اور شہروں کے بہت سے سفر بھی آدمی کو کرنا پڑتے ہیں۔ اگر ہم آنکھیں بند کر کے غور کریں تو ہم نے اپنی زندگی میں کتنے ہی سفر کیے ہوں گے۔ ان میں سے کچھ یاد رہ جاتے ہیں تو کچھ ذہن کے دریچوں سے نکل جاتے ہیں۔ یہ سفر بعض اوقات تعلیم کے لیے اور کبھی رزق کمانے یا تجارت کی غرض سے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سیر وسیاحت کے لیے اور بعض اعزہ واقارب کی ملاقات کے لیے بھی سفر کرتے ہیں، جب کہ سفر کبھی علم میں اضافہ اور موجودہ و گزشتہ اقوام عالم کی تاریخ کے مطالعہ کے لیے بھی ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی سفر کرنے اور دنیا کو دیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ سورۃ المزمل میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿وَأَخْرُؤْنَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَنْتَعُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ (المزمل: 20)

”(اے نبی ﷺ! آپ کے ساتھیوں میں سے) کچھ دوسرے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش

میں زمین میں سفر کرتے ہیں۔“

سورۃ العنكبوت میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

میں جو کچھ کر سکتا تھا کرتا رہا۔

میرے ان سفر ناموں کی کتابی شکل میں اشاعت کا مقصد اپنی نوجوان نسل کو مسلمانوں کے احوال سے مطلع کرنا ہے۔ ان میں جستجو، تلاش اور کوشش کا مادہ پیدا کرنا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ جو کچھ میرے مشاہدات ہیں ان کو بلا کم و کاست اپنے قارئین تک پہنچا دوں۔ میری پوری کوشش رہی ہے کہ میں صرف درست اور صحیح واقعات ہی لکھوں اور کسی بھی قسم کی مبالغہ آرائی سے مکمل گریز کروں۔

کتاب اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں تھی کہ میرے دل میں خیال آیا کہ کتاب میں مذکور سفر ناموں کے علاوہ جن دیگر ممالک میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا ہے وہاں کے مختصر حالات بھی کتاب کے آخر میں درج کر دیے جائیں۔ چنانچہ ایک مضمون میں اختصار سے ان ممالک کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔

میری یہ بھی خواہش تھی کہ جن ممالک میں اب تک جا چکا ہوں وہاں کا جغرافیہ بھی اگر اختصار سے اس کتاب میں شامل کر لیا جائے تو قارئین کو اس ملک کے حالات سمجھنے میں مزید سہولت ہوگی؛ چنانچہ میں نے دارالسلام لاہور کے سینئر ریسرچ اسکالر اور معروف صحافی جناب محسن فارانی صاحب سے گزارش کی کہ وہ متعلقہ ملک کا مختصر سا جغرافیہ بھی لکھ دیں اور اس ملک کا نقشہ بھی بنادیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے کہ انہوں نے نہایت قلیل مدت میں میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ ہم نے متعلقہ ممالک کے بارے میں معلومات اور اس کے جغرافیہ کو بھی کتاب کا حصہ بنادیا ہے۔

میری دیگر کتابوں کی طرح میں نے ایک مرتبہ مسودہ لاہور برانچ کو ارسال کر دیا۔ وہاں سے تصحیح ہو کر آیا تو پھر محترم قاری محمد اقبال عبدالعزیز نے اسے ایک بار پھر پڑھا، اس کی نوک پلک درست کی۔ کتاب کو مکمل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا، اسے جتنی بار بھی پڑھیں کوئی نہ کوئی غلطی یا ضروری تبدیلی نظر آ جاتی ہے۔

میں یہ ضرور کہوں گا کہ میں نے بہت سارے سفر نامے سفر

سے کئی برس بعد لکھے ہیں اور محض اپنے حافظے پر بھروسہ کیا

ہے۔ اس لیے میری ساری کوشش کے باوجود اگر معلومات

میں کوئی نقص یا خطارہ گئی ہو تو اس کے لیے معذرت چاہوں گا اور

قارئین کرام کی طرف سے آنے والی تجاویز اور اصلاحات کا خیر مقدم کروں

گا۔ ایک بات ذہن نشین رہے کہ میری تمام کتب علمائے کرام کی بجائے عامۃ الناس کے لیے ہیں۔

قارئین کرام! میرے تمام اسفار میں میری اہلیہ محترمہ انیسہ فردوس صاحبہ کا بھرپور تعاون ہمیشہ شامل رہا

ہے۔ میں نے جتنے بھی سفر کیے چند ایک کو چھوڑ کر الحمد للہ! انہوں نے ہمیشہ مجھے اتر پورٹ پر الوداع کیا اور

واپسی پر استقبال کیا۔ انہوں نے مجھے ہمیشہ لکھنے پر آمادہ کیا اور اس کے لیے خوبصورت ماحول مہیا کیا۔ وہ

میرے مسودات پڑھتی ہیں، ان پر تبصرہ کرتی ہیں، بعض اوقات تصحیح بھی کرتی ہیں۔ ان پر نقد کرتی ہیں، میرا

حوصلہ بھی بڑھاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بلاشبہ مؤلف کے لیے ماحول سازگار ہو تو

اسے لکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ان کے شکریہ کے ساتھ میں کتاب آپ کے سپرد کرتا ہوں اور امید کرتا

ہوں کہ آپ حسب سابق اپنے قیمتی خیالات، احساسات اور مشوروں سے نوازیں گے۔

محکم / عبدالملک مجاہد

فروری 2013ء

ریاض (سعودی عرب)

سعودی عرب

سعودی عرب مغربی ایشیا میں واقع ہے۔ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کی نسبت سے سعودی عرب کو عالم اسلام میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہاں کے حکمران خود کو خادم الحرمین الشریفین کہلاتے ہیں۔ یہ شرق وسط کا بہت اہم ملک ہے۔ جزیرہ نمائے عرب کا تقریباً دو تہائی رقبہ سعودی عرب میں شامل ہے۔ اس کے شمال میں کویت، عراق اور اردن ہیں۔ جنوب میں یمن اور عمان واقع ہیں۔ مشرق میں خلیج فارس، بحرین، قطر اور متحدہ عرب امارات ہیں جبکہ مغرب میں بحیرہ احمر (قلمزم) واقع ہے سعودی عرب کی تنگ مغربی ساحلی پٹی تہامہ کہلاتی ہے جہاں جدہ، ينبع، ضبا اور جازان کی بندرگاہیں ہیں۔

تہامہ کے مشرق میں جاز کا پہاڑی سلسلہ ہے جسے جبال السراة کہا جاتا ہے۔ جاز میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، خیبر، تبوک اور طائف کے شہر واقع ہیں۔ سعودی عرب کا صحت افزا شہر طائف بھی انھی پہاڑوں میں واقع ہے۔ طائف سے جبال السراة کا سلسلہ جنوب میں عسیر اور سرحد یمن تک بلند ہوتا چلا گیا ہے۔ یہاں الباحہ اور ابہا کے شہر ہیں۔ ابہا کے شمال مغرب میں سعودی عرب کی بلند ترین چوٹی 3015 میٹر اونچی ہے۔

سعودی عرب میں ماضی قدیم کی نافرمان قوموں کی تباہی کے آثار ملتے ہیں۔ رابع الخالی کے جنوب

ملک کا نام: سعودی عرب

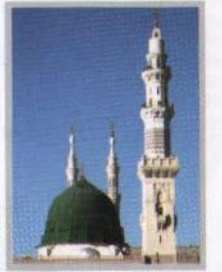
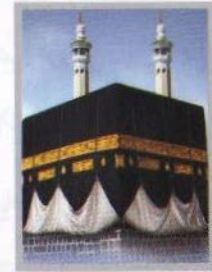
رقبہ: 22 لاکھ 80 ہزار مربع کلومیٹر

آبادی: 2 کروڑ 65 لاکھ (شہری آبادی 82.1 فیصد)

زبان: عربی

دارالحکومت: ریاض

اہم شہر: مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جدہ، دمام



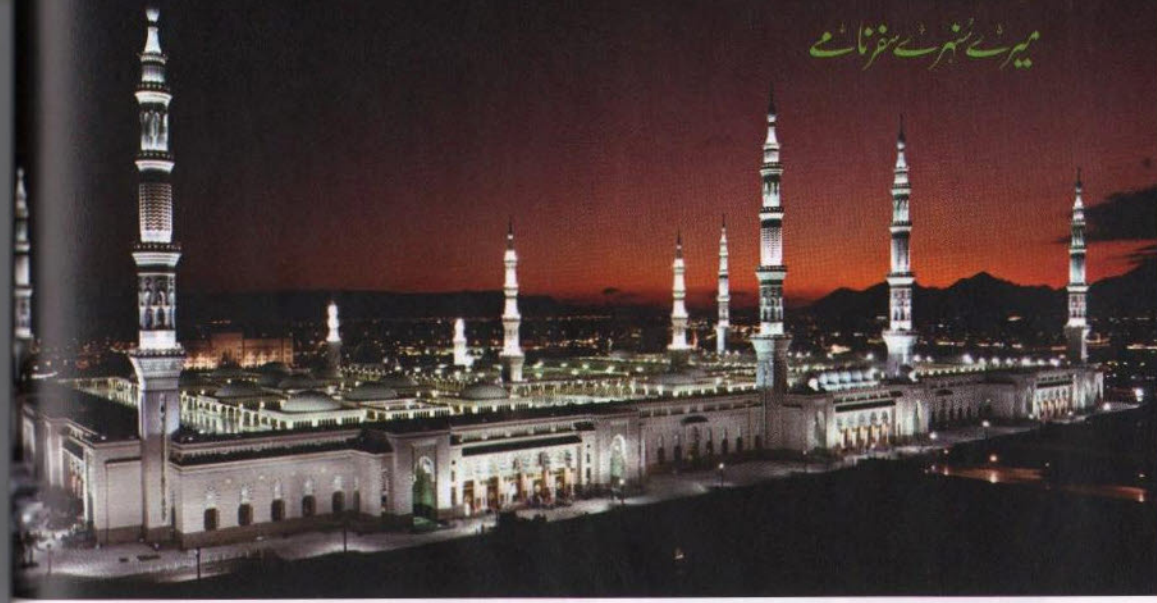
میں سعودی یمن سرحد کے ساتھ ساتھ حضرموت (یمن) میں قوم عاد آباد تھی۔ اس علاقے کو قرآن میں الاحقاف کہا گیا ہے۔ وادی القرئی (العلا) اور مدائن صالح (الحجر) حجاز (صوبہ المدینہ المنورة) میں واقع ہیں۔ یہاں قوم ثمود کے آثار ہیں۔ صوبہ تبوک میں قوم شعیب (مدین) کے آثار ملتے ہیں۔ سیرت نبوی، غزوات، سرایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے سعودی عرب میں جا بجا آثار ملتے ہیں، بالخصوص حجاز اور نجد میں ایسے بے شمار مقامات ہیں۔ چند مقامات کے سابقہ اور موجودہ نام درج ذیل ہیں:

معدن بنی سلیم (مہد الذہب)، بئر معونہ (دیار مطیر)، وادی القرئی (العلا)، الرجیع (الوطیہ)، وادی رابغ (وادی مر)، وادی النخل (وادی الحناکیہ)، وادی مر الظہران (وادی فاطمہ)، فدک (الحائط)، وادی الفرع (وادی النخل)، وادی اضم (وادی الحفص)، ذوالخلیفہ (ایبار علی)، دومتہ الجندل (الجوف)، وادی قدید (وادی ستارہ)، المنصرف (المسجد)، الصفر (الواسطہ)، برک الغماد (البرک)، حجر (المهوف)، البحرین (الاحساء یا الحسا)۔

سعودی عرب کی زرعی پیداوار میں گندم، جو، ٹماٹر، کھجور، تربوز اور ترشادہ پھل شامل ہیں۔ قابل کاشت زمین 1.5 فیصد ہے۔ دریا نہ ہونے کی وجہ سے مصنوعی آبپاشی کا نظام پھیلا یا گیا ہے جس کے تحت پانی کے نلوں اور فواروں سے فصلوں پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔

معدنی وسائل میں پٹرولیم، قدرتی گیس، لوہا، سونا، اور تانبا شامل ہیں۔ خام تیل کے ذخائر 262.6 ارب ڈالر ہیں۔ بحیرہ احمر اور خلیج سے تقریباً 96 ہزار ٹن مچھلی سالانہ پکڑی جاتی ہے۔ سعودی عرب اوپیک میں تیل پیدا کرنے اور برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ اس کی برآمدات 335.3 ارب ڈالر اور درآمدات تقریباً 99.2 ارب ڈالر ہیں۔ سکے سعودی ریال ہے۔ سعودی بجٹ 173.1 ارب ڈالر کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ یہاں تعلیم لازمی ہے اور شرح خواندگی 66.1 فیصد ہے جبکہ فی کس آمدنی 24200 ڈالر ہے۔ فوجی نفری 233500 ہے۔





مدینۃ الرسول ﷺ کی پہلی زیارت

میں نے اس سہراے سفرنامے کو کافی عرصہ پہلے سے لکھنا شروع کیا ہے۔ اگر میں ان سارے ملکوں کے سفرنامے لکھنا شروع کروں تو اس کے لیے کافی وقت درکار ہوگا اور شاید یہ کتاب کبھی ختم نہ کر پاؤں۔

محترم قارئین! جب یہ کتاب کسی حد تک مکمل ہوگئی تو سوال پیدا ہوا کہ اس سفرنامہ میں سب سے پہلے کس شہر کے بارے میں لکھوں تو میرے دل و دماغ نے مدینہ طیبہ کی مبارک اور محترم بستی کے بارے میں گواہی دی اور میں نے اسی سے اپنے سفرنامہ کا آغاز کیا۔ اپنے قارئین کے لیے واضح کر دوں کہ پہلی بار جب میں نے اس مبارک شہر کا سفر کیا اور مسجد نبوی میں نمازیں پڑھیں، روضہ اقدس پر حاضری کی سعادت حاصل کی تو اس وقت مدینہ طیبہ کو کیسا پایا؟ بطور خاص مسجد نبوی کی تاریخ کے بارے میں کیا جان پایا۔

مارچ 1980 میں ملازمت کی خاطر میں نے سعودی عرب کا سفر کیا، ہر مسلمان کی طرح میری بھی بچپن سے دلی تمنا تھی کہ ان گلیوں اور بازاروں کو دیکھوں جہاں ہمارے پیارے رسول ﷺ کے شب و روز گزرتے تھے۔ میری خواہش تھی کہ سعودی عرب جانے کے بعد اولین فرصت میں عمرہ کروں اور مدینہ طیبہ

حاضری دوں۔ اب مجھے ٹھیک سے یاد نہیں کہ میں نے پہلا عمرہ کب کیا، مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جیسے ہی مجھے اپنے کفیل سے اجازت ملی اور حالات کچھ سازگار ہوئے تو میں نے مکہ مکرمہ کا قصد کیا اور عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ اسی سفر میں مدینہ طیبہ کی زیارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس زمانے میں مکہ سے مدینہ تک سڑک تھی۔ ٹریفک بھی ان دنوں بہت زیادہ نہ تھی۔ میں جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ گیا، اس وقت حج یا عمرہ کا موسم تو نہ تھا؛ البتہ ایک بات بطور خاص یاد ہے کہ میں بار بار اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچنے کی دعا کر رہا تھا۔ کبھی کبھار راستہ میں خیال آتا کہ نجانے میری قسمت میں مدینہ

منورہ کی زیارت ہے بھی یا نہیں۔ میں نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا کی: ”اللہ رب العزت! مجھ پر خصوصی رحم و کرم فرما اور مجھے مدینہ منورہ کی زیارت کی سعادت سے محروم نہ رکھنا، بخیریت و عافیت مدینہ طیبہ پہنچا دینا۔“

محترم قارئین! مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ منورہ کی بھی اپنی ایک شاندار تاریخ ہے۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا شہر ہے۔ کبھی اس کا نام طرب تھا، مگر اللہ کے رسول ﷺ کی اس شہر میں تشریف آوری کے ساتھ ہی اس کا نام مدینہ طیبہ ہو گیا۔ یہ ایسا مبارک شہر ہے جہاں سے ایک بندہ مؤمن کا واپس آنے کو کبھی دل نہیں چاہتا۔ میں نے بارہا

تساؤر میں مسجد نبوی اور روضہ اقدس کو دیکھا تھا۔ اس زمانے میں موجودہ توسیع نہیں ہوئی تھی۔ مسجد کا درونی دروازہ شاہ سعود کے دور کا بنایا ہوا باب مجیدی تھا۔ جو آج بھی موجود ہے۔ آج بھی مسجد کا اندرونی حصہ ترکوں کا تعمیر کردہ ہے۔ اس مسجد کو تعمیر ہوئے کئی صدیاں گزر چکی ہیں، مگر یہ صرف خوبصورت تعمیر کا ہی شہکار نہیں بلکہ ترکوں کی محبت کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔ رسالت مآب ﷺ کی مبارک زندگی کے بعد جو بھی حکمران آیا اس نے اس شہر کی خدمت میں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور پیش کیا۔ کم و بیش تمام حکمرانوں نے اپنے اپنے وسائل کے مطابق مسجد کی توسیع میں اپنا حصہ ڈالا یا کوئی ایسا کام ضرور کیا جو اس شہر کے شایان

بچپن سے دلی تمنا تھی
کہ ان گلیوں اور
بازاروں کو دیکھوں
جہاں ہمارے پیارے
رسول ﷺ کے شب و
روز گزرے تھے

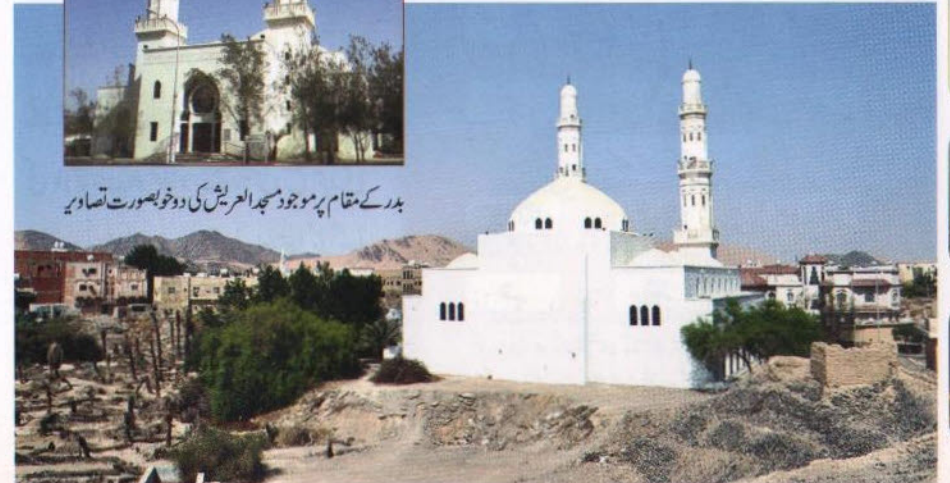
ابوسفیان نے اونٹ کی
میگنی توڑی اور کھجور کی
گٹھلی پا کر بولا یہ تو یثرب
کے اونٹ کی میگنی ہے
ابوسفیان وہاں سے بھاگا
اور سمندر کی طرف مڑ گیا

گزرے جن کو میں پہچانتا نہیں تھا۔ انہوں نے ٹیلے کے قریب اونٹ بٹھایا، پھر اس طرف آئے، پانی بھرا اور چل دیے۔ ابوسفیان وہاں سے اٹھا اور سیدھا اس ٹیلے پر گیا جہاں انہوں نے اونٹ بٹھائے تھے۔ وہاں کچھ میگنیاں پڑی تھیں۔ اس نے ان کو توڑا تو اندر سے کھجور کی گٹھلی نکلی۔ اس نے کہا: واللہ! یہ تو یثرب کے اونٹ کی میگنی ہے۔ ابوسفیان وہاں سے بھاگا اور قافلہ کا رخ سمندر کی طرف موڑ دیا۔ اس کے جاسوسوں نے اسے اللہ کے رسول ﷺ کے مدینہ سے نکلنے کی بھی اطلاع دے دی تھی۔ اس نے بنو غفار کے ایک شخص ضمضم غفاری کو ساڑھے سات تولے کے برابر سونے کے بیس مثقال دیے اور کہا: تم فوراً مکہ جاؤ اور وہاں سے مدد طلب کرو۔ ضمضم نہایت تیزی سے مکہ پہنچا اور قافلہ کو بچانے کی دہائی دی۔ قریش تو پہلے ہی غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔ فوراً تیاری کی۔ دو تین دن کے اندر ایک ہزار کا لشکر اسلحہ سے لیس ہو کر بدر کی طرف روانہ ہو گیا۔ سو گھوڑوں، چھ سو زروں اور اونٹوں کی ایک بڑی تعداد پر مشتمل یہ لشکر گانے والی اور فوجیوں کو جوش

وغیرت دلانے والی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لایا۔ یہ لشکر ابھی جھہ ہی پہنچا تھا کہ اسے ابوسفیان کا پیغام مل گیا: قافلہ



بدر کے مقام پر موجود مسجد العریش کی دو خوبصورت تصاویر



بخیرو عافیت نکل آیا ہے، تم لوگ واپس آ جاؤ۔

ہمارا گائیڈ عبداللہ العبدی اس ٹیلے کے دامن میں کھڑا تھا جہاں پر ریت نظر آرہی تھی۔ عموماً ارد گرد کے پہاڑ سخت ہیں، ان پر کوئی سبزہ نہیں ہے۔ اگر ہم مدینہ سے بدر کی طرف چلیں تو ایک راستہ سیدھا بدر میں داخل ہوتا ہے۔ مگر اللہ کے رسول ﷺ اس وادی سے داخل نہیں ہوئے بلکہ بدر کے دائیں جانب حنان نامی پہاڑ نما تو دے کو دائیں ہاتھ چھوڑ کر داخل ہوئے۔

عبداللہ العبدی ایک مدت سے ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔ ان کا پسندیدہ موضوع بدر کے حالات ہیں۔ ہم کل دس افراد تھے، وہ درمیان میں کھڑے ہمیں لیکچر



بدر کے میدان میں موجود کنوئیں کی دو تصاویر



دے رہے تھے۔ انہیں اس جنگ کی تمام جزئیات تک از بر تھیں۔ وہ برموقع اشعار بھی پڑھتے تھے، جنگ کا نقشہ کھینچ رہے تھے۔ ہم میں سے کوئی ان کی گفتگو روک کر درمیان میں سوال بھی کر لیتا۔ اچانک انہوں نے ریت کے ٹیلوں کے درمیان ایک درے کی طرف اشارہ کر کے بتایا: روایات کے مطابق اس راستہ سے فرشتے نازل ہوئے تھے۔ اس روز ان کی طاقت ایک عام آدمی کے برابر تھی، ورنہ ایک ہی فرشتہ قریش کے سارے لشکر کو ختم کرنے کے لیے کافی تھا۔ اللہ کی طرف سے یہ نصرت و مدد مسلمانوں کو تسلی اور تسکین دینے کے لیے تھی۔

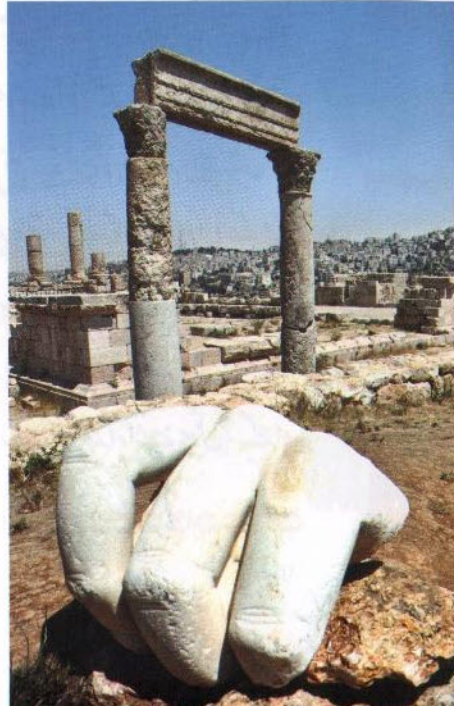
ہم نے نہایت عقیدت سے اس درے کو دیکھا جہاں سے فرشتے نازل ہوئے تھے۔ شیخ عبداللہ کی گفتگو جاری تھی لیکن میں نے انہیں احساس دلایا کہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ پھر ہم تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھے۔ خالد الصحی جن کا تعارف پہلے کراچکا ہوں بڑے مشاق ڈرائیور ہیں۔ اب ہمارا رخ شہداء کے قبرستان کی طرف تھا۔ حکومت نے ایک بڑی چار دیواری کے اندر اس قبرستان کو محفوظ کر دیا ہے۔ اندر

اردن



ملک کا نام:	اردن
رقبہ:	89342 مربع کلومیٹر
آبادی:	70 لاکھ (92 فیصد مسلمان 6 فیصد عیسائی)
زبان:	عربی
دارالحکومت:	عمان
اہم شہر:	الزرقہ، اربد، الکرك، معان

دریائے اردن کے نام سے موسوم ملک اردن جب 1946ء میں برطانیہ سے آزاد ہوا تو یہ شرق اردن (Transjordan) کہلاتا تھا۔ 1948ء کی عرب اسرائیل جنگ میں شرق اردن نے بھی حصہ لیا اور اردنی فوج نے فلسطین کا علاقہ غرب اردن (West Bank) اسرائیل کے تسلط میں جانے سے بچا لیا اور غرب اردن بشمول بیت المقدس (مشرقی یروشلم) کے الحاق سے یہ ملک صرف اردن کہلانے لگا۔ جون 1967ء کی جنگ میں اسرائیل نے غرب اردن اور بیت المقدس چھین لیے۔ اردن کے مغرب میں اسرائیلی مقبوضہ فلسطین (بشمول غرب اردن)، شمال میں شام، جنوب میں سعودی عرب اور مشرق میں عراق واقع ہیں۔ جنوب مغرب میں اردن کی واحد بندرگاہ عقبہ خلیج عقبہ کے شمالی ساحل پر آباد ہے۔

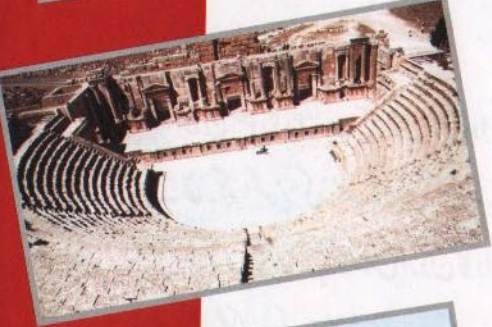
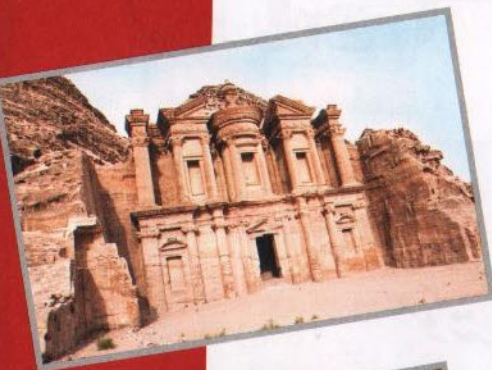


فلسطین اور اردن کے درمیان دریائے اردن اور بحیرہ مردار حائل ہیں۔ شمال میں شام کی سرحد پر دریائے اردن کا معاون دریائے یرموک بہتا ہے۔

اردن کی بیشتر آبادی اس کے مغربی حصے میں مرکوز ہے جہاں عمان، المفرق، اربد، عجلون، السلط، مادبا، الکرك، الطفیلہ، معان اور عقبہ کے شہر واقع ہیں۔ الکرك کے جنوب میں 12 کلومیٹر کے فاصلے پر موتہ کا تاریخی میدان ہے جس کے نزدیک ”المرار“ نامی مقام پر غزوہ موتہ کے سالار سیدنا جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم دفن ہیں۔ مشرقی علاقہ صحرائے شام میں پڑتا ہے۔

معان کے شمال مغرب میں نمطی دور کے شہر بتراء (Petra) کے کھنڈر ہیں۔ بعض محققین اصحاب کھف کے غار کی جائے وقوع شہر عمان کے نزدیک بتاتے ہیں۔

اردن میں شہدائے موتہ کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرام مدفون ہیں۔ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا مرقد قصبہ دیر علا کے قریب غورابی عبیدہ میں واقع ہے۔ سیدنا معاذ بن جبل قصبہ الشونہ الشمالیہ میں، سیدنا عامر بن ابی وقاص قصبہ ”وقاص“ میں، سیدنا ضرار بن ازور قصبہ دیر علا میں، سیدنا شرحبیل بن حسنہ قصبہ المشارع میں، سیدنا ابودرداء قصبہ سوم (محافظة اربد) میں اور سیدنا فروہ بن عمرو جذامی اور سیدنا حارث بن عمیر ازدی محافظہ الطفیلہ میں دفن ہیں رضی اللہ عنہم۔





جسے آپ چھوٹی تلوار کہہ سکتے ہیں آیا، وہ اس کے ذریعے بھی جنگ کرتے ہیں۔

قارئین کرام! مجھے یاد ہے: میں ایک دن مولانا صفی الرحمن مبارک پوری کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ ان دنوں دارالسلام کی علمی کمیٹی کے رئیس تھے۔ مجھے کبھی بکھار ہی ان کے پاس بیٹھنے کا وقت ملتا تھا۔ میں نے ان سے جنگ مؤتہ کے حوالے سے سوال کیا: مولانا! یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ تین ہزار کی فوج دولاکھ کے لشکر سے ٹکرائی۔ اہل اسلام صرف 12 نفوس قدسیہ کی شہادت کے بعد بخیریت مدینہ واپس پہنچ جاتے ہیں، یہ کیسے ممکن ہے؟

مولانا صفی الرحمن صاحب پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں، انہوں نے مجھے بڑی تفصیل سے سمجھایا کہ کیسے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمان فوج کو دشمن سے بچا کر مدینہ لے آئے۔

اللہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جنگی منصوبہ بندی کی بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ وہ پہلے روز تو دن بھر رومیوں کے مد مقابل ڈٹے رہے مگر وہ ایک ایسی جنگی چال کی ضرورت محسوس کر رہے تھے جس کے ذریعے رومیوں کو مرعوب کر کے بڑی کامیابی سے مسلمانوں کو پیچھے ہٹالیں۔ جنگوں میں اگر کوئی فوج بھاگ کھڑی ہو تو اسے مقابل کے پنجے سے بچانا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

مؤتہ کی جنگ دو دن ہوئی۔ اگلے دن سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کی ہیئت اور وضع قطع تبدیل کر دی۔ نئی ترتیب سے فوج کی صفوں کو درست کیا۔ اگلی قطار کو پیچھے اور پچھلی قطار کو آگے لے آئے۔ میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ سے تبدیل کر دیا۔ اس روز فوج اس طرح نظر آ رہی تھی گویا ان کے پاس تازہ کمک پہنچ گئی ہے۔ کچھ دیر جھڑپ ہوئی۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فوج کو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹانا شروع کر دیا۔ دشمن سمجھا کہ یہ مسلمانوں کی چال ہے وہ ہمیں صحراء میں لے جانا چاہتے ہیں۔ اس ترکیب کے شروع ہوتے ہی وہ مرعوب ہو گئے اور دشمن اپنے علاقے میں واپس چلا گیا۔

قارئین کرام! بارش رک گئی تو میں دوبارہ میدان میں کھڑا ہو گیا۔ تخیل کی آنکھ سے میں نے دیکھا تو دور سے ایسے نظر آیا گویا مسلمان فوج بحفاظت واپس جا رہی ہے۔ ایک جنگی چال کے تحت وہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اس میدان میں شہداء کی یاد میں ایک خوبصورت یادگار بھی تعمیر کی گئی ہے۔ میں نے بے اختیار ہاتھ

ان شہداء کی بلندی درجات کے لیے بلند کر دیے جو اس میدان میں شہید ہوئے تھے۔

میدان سے تھوڑی ہی دور شہداء کی قبریں ہیں۔ تینوں بزرگ صحابہ کرام کی قبروں پر قبے بنائے گئے تھے۔ اس کے ساتھ عام قبرستان بھی ہے۔ ایک جگہ شہدائے مؤتہ اور اس میدان کے بارے میں معلومات لکھی تھیں۔ ہم نے تھوڑا سا وقت وہاں گزارا۔ مہمانوں کی کتاب بھی رکھی ہوئی تھی۔ سیاحتی دفتر کے منتظم کی خواہش پر میں نے اردو زبان میں اپنے تاثرات بھی لکھے۔

ہمارا اگلا سفر ”کرک“ شہر کے لیے تھا۔ یہ جگہ یہاں سے زیادہ دور نہیں۔ کرک میں ایک بہت بڑا قلعہ ہے جسے مشہور اسلامی جرنیل صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کا مقابلہ کر کے فتح کیا تھا۔ کرک خاصی اونچائی پر ہے۔ یہ چھوٹا مگر نہایت خوبصورت شہر ہے۔ قلعے میں ہماری دل چسپی سب سے بڑھ کر تھی۔ یہ کئی مربع ایکڑ پر محیط تھا۔ یہاں کی خاص بات یہ تھی کہ قلعہ کے اوپر سے کئی میل تک ارد گرد کا علاقہ صاف نظر آتا تھا۔ میں کتنی دیر تک اس کے صحن میں کھڑا غور کرتا رہا کہ اس قلعے کو بنانے میں کس قدر احتیاط سے کام لیا گیا کہ حدنگاہ تک اگر دشمن کا کوئی ایک سپاہی بھی قلعہ کی طرف بڑھتا تو محافظین کو فوراً نظر آ جاتا۔ قلعہ کی دیواریں خاصی اونچی تھیں، جیسا کہ اوپر ذکر ہوا یہ پہاڑی پر واقع ہے اس لیے نیچے سے قلعہ کی دیواریں پھلانگنا نہایت مشکل امر تھا۔ قلعہ کے اندر بڑے بڑے ہال تھے، جن کے صحن کچے نظر آئے۔ عین ممکن ہے مروایم سے فرش اکھڑ گئے ہوں۔ اندرونی حصے میں چھوٹے چھوٹے کمرے بھی نظر آئے جو واضح طور پر قیدیوں کی قیام گاہیں معلوم ہوتے تھے، ان کو جیل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہوگا۔ یہاں سے بیت المقدس نہایت قریب ہے، بلکہ احمد برقوٹی کہنے لگا: رات کو یہاں سے بیت المقدس کی لائٹیں نظر آتی ہیں۔ ہم خاصی دیر تک اس قلعہ کی سیر کرتے رہے۔^①

① صلیبی جنگوں (1096ء-1291ء) کے زمانے میں صلیبی سردار رجبنا لڈ جسے عرب مورخین ارنالڈ لکھتے ہیں، قلعہ الکرک پر قابض تھا۔ وہ حاجیوں کے قافلے لوٹا، انھیں قتل کرتا اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتا تھا، اس لیے سلطان صلاح الدین ایوبی نے قسم کھائی تھی کہ اس ملعون کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کرے گا، چنانچہ جنگ حطین (583ھ/1187ء) میں ایک بہت بڑے صلیبی لشکر کو شکست دے کر جب رجبنا لڈ کو گرفتار کیا گیا تو سلطان صلاح الدین نے اس کے جرائم کی پاداش میں اسے خود اپنی تلوار سے جہنم رسید کیا۔





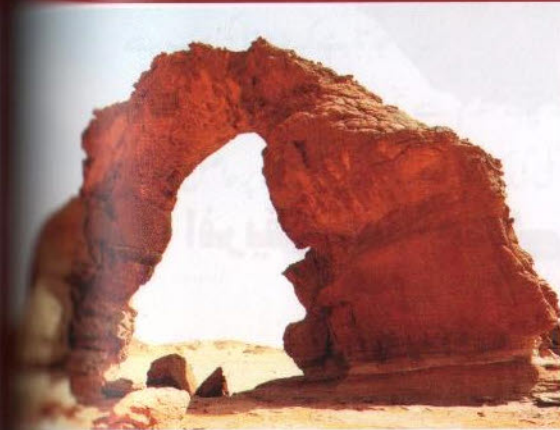
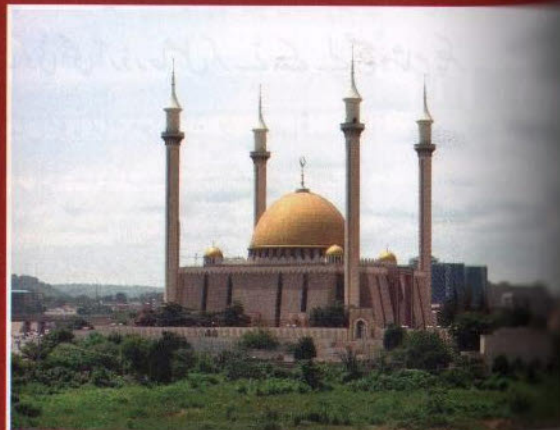
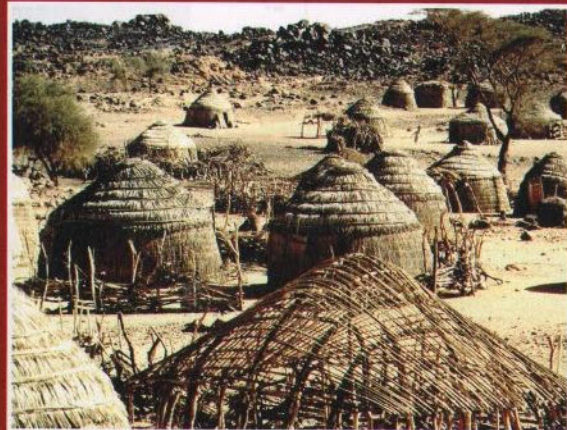
ملک کا نام:	نائیجریا
رقبہ:	923773 مربع کلومیٹر
آبادی:	17 کروڑ (65 فیصد مسلمان 35 فیصد عیسائی)
زبان:	انگریزی (سرکاری زبان)
دارالحکومت:	ابوجا
اہم شہر:	ابادان، کانو، پورٹ ہارکوت، کدونا

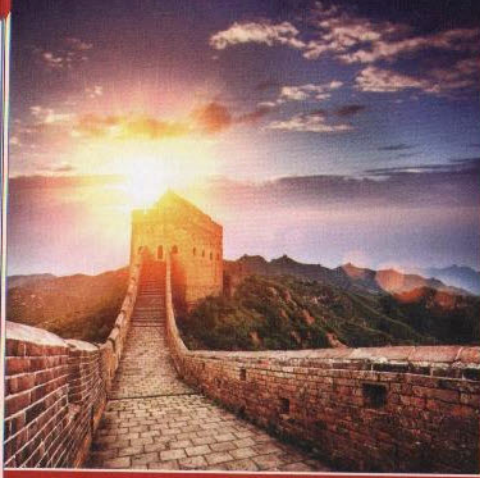
نائیجریا

براعظم افریقہ کا سب سے بڑا ملک (بلحاظ آبادی) نائیجریا ہے جو خلیج گنی کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کے مشرق میں کیمرون، شمال مشرق میں چاڈ، شمال میں نائیجر اور مغرب میں بنین واقع ہیں۔ سابق دارالحکومت لاگوس ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ خط استوا کے قریب واقع ہونے کے باعث نائیجریا میں بارش بکثرت ہوتی ہے۔ ملک میں صدارتی نظام نافذ ہے۔ ملکی سکہ نایرا کہلاتا ہے۔ نائیجریا کی 80 فیصد آمدنی معدنی تیل (پٹرولیم) سے حاصل ہوتی ہے۔ زرعی پیداوار میں کوکوم، تمباکو،

مونگ پھلی، کپاس، پام آئل، مکئی، چاول، سورگم، کسادا، رتالو (Yams) بڑا اور سویا بین شامل ہیں۔ نائیجریا کے 65 فیصد باشندے مسلمان ہیں۔ باقی عیسائی یا بت پرست ہیں۔ بیشتر مسلمان مالکی فقہ کے پیروکار ہیں۔ نائیجریا میں 250 کے لگ بھگ مختلف قبائل ہیں۔ بڑے قبیلے ہوسا، فولانی، یوروبا، ایبو اور ایجا (Ijaw) ہیں۔ آبادی میں ہوسا (21 فیصد)، یوروبا (20 فیصد)، اور ایبو (17 فیصد) ہیں۔ ہوسا اور فولانی زیادہ تر مسلمان ہیں اور شمالی صوبوں میں آباد ہیں۔ یوروبا مغربی و وسطی علاقے میں اور ایبو جنوب مشرقی صوبوں میں بستے ہیں اور وہ زیادہ تر عیسائی ہیں۔ ملک کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔

نائیجریا کی فوج 80 ہزار افراد پر مشتمل ہے جس میں عیسائی غالب ہیں۔ جنوری 1966ء میں مسیحی کمانڈر انچیف جنرل ارونسی نے فوجی انقلاب برپا کر کے وزیراعظم ابو بکر تقاوا بلیوا اور شمالی نائیجریا کے وزیراعلیٰ احمدو بیلو کو شہید کر دیا تھا۔ پھر اسی سال جنرل یعقوبو گوان نے جنرل ارونسی کا تختہ الٹ دیا اور خود صدر مملکت بن گیا۔ 1967ء میں کرنل چوکو میکواو دو میکوا جو کو نے مسیحی اکثریت کے صوبے مشرقی نائیجریا کو بیا فرا کا نام دے کر ملک سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس کے نتیجے میں خانہ جنگی ہوئی اور 1971ء میں کہیں وفاقی فوج بیا فرا کو زیر کرنے میں کامیاب ہوئی۔ کرنل اجو کو ملک سے فرار ہو گیا۔ یاد رہے یعقوبو گوان مسلم گھرانے میں پیدا ہوا مگر مشنری ادارے میں تعلیم پا کر عیسائی ہو گیا تھا۔ اب بھی نائیجریا کا صدر گڈلک جوناتھن نامی عیسائی ہے۔ اس سے پہلے صدر جنرل ابا نجو بھی عیسائی تھا۔ اب نائیجریا 36 ریاستوں اور ایک وفاقی علاقے پر مشتمل ہے۔ چار ریاستیں دریاؤں کے ناموں سے موسوم ہیں: نائیجر، بینو، کدونا اور سکوتو۔





چین کی شرقاً غرباً لمبائی تقریباً 2000 میل اور شمالاً جنوباً چوڑائی 1860 میل ہے۔ منگولیا سے متصل چین کا صوبہ نائی منگول (اندرونی منگولیا) ہے جہاں چنگیز خاں کا مقبرہ واقع ہے۔ چین کے جنوب مغربی صوبہ یٹان (Yunnan) کو بعض مترجم غلط طور پر یونان بنا دیتے ہیں۔ شیان (صوبہ شانی) میں واقع جامع مسجد 742ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ یہ چین کی تین قدیم مساجد میں سے ایک ہے۔

چین کا دارالحکومت بیجنگ ماضی میں پہلے پیکن اور پھر پکنگ کہلاتا رہا۔ اس کی آبادی تقریباً سا کروڑ ہے۔ چین 22 صوبوں، 5 خود مختار علاقوں، 4 میونسپلٹیوں اور ہانگ کانگ اور مکاؤ کے خصوصی انتظامی علاقوں پر مشتمل ہے۔ ہانگ کانگ (موجودہ شیان کانگ) برطانوی مقبوضہ کا چین سے الحاق یکم جولائی 1997 کو ہوا۔ اسی طرح پرتگالی مقبوضہ مکاؤ (موجودہ آؤ من) 20 ستمبر 1999ء کو واپس چین کو ملا۔

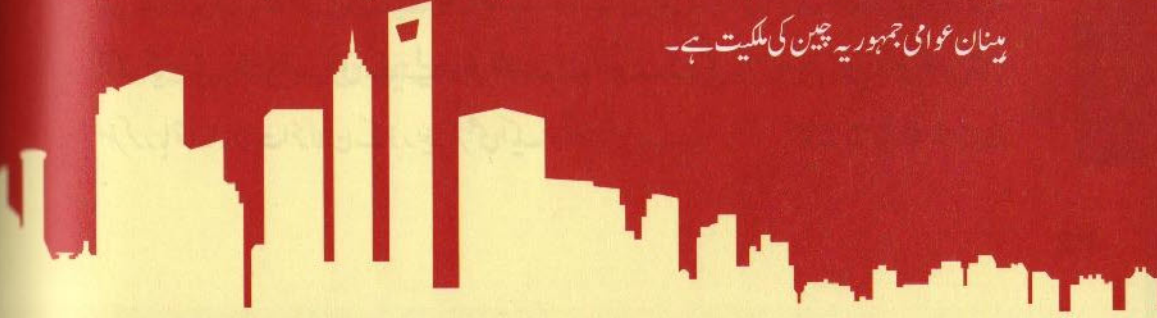
جزیرہ ہانگ کانگ اور جزیرہ نما کولون خصوصی انتظامی علاقہ ہانگ کانگ میں شامل ہیں۔ اس کا رقبہ 407 مربع میل اور آبادی تقریباً 72 لاکھ ہے۔ اس کی فی کس آمدنی 45900 ڈالر ہے۔



عوامی جمہوریہ چین

ملک کا نام:	عوامی جمہوریہ چین
رقبہ:	9,706,961 مربع کلومیٹر
آبادی:	1,322,721,419
زبان:	چینی (منڈارن)
دارالحکومت:	بیجنگ
اہم شہر:	شن جیانگ، شنگھائی، چومنگ فنگ، گوانگ ڈو

چین کی 47 فیصد آبادی شہروں میں بستی ہے۔ 92 فیصد چینی ہان نسل کے ہیں۔ دیگر نسلی گروہ یوان، مانچو، ہوئی (مسلم)، اویغور (مسلم)، منگول اور تبتی ہیں۔ تانگوت، بدھ مت، اسلام اور عیسائیت چین کے بڑے مذاہب ہیں۔ شن جیانگ کے ترک باشندے اویغور کہلاتے ہیں۔ مسلم اکثریت کا خطہ شن جیانگ (مشرقی ترکستان) اٹھارویں صدی عیسوی کے اواخر سے چین کے تسلط میں ہے۔ دارالحکومت بیجنگ کی بولی معیاری چینی زبان ہے جو منڈارن کہلاتی ہے اور وہی سرکاری زبان ہے۔ جزیرہ تائیوان (سابق فارموسا) مشرق میں واقع ہے جو یکم اکتوبر 1949ء سے ایک الگ ملک ہے جبکہ جنوب مشرق میں جزیرہ تیانان عوامی جمہوریہ چین کی ملکیت ہے۔





سخت ہوتے ہیں کہ ان کا پیشہ ہی ایسا ہے، لیکن اگر آپ ان کو اشارہ کریں تو وہ آہستہ آہستہ دبائے لگیں گے۔ وہ تیل سے آپ کی ناگوں کی مالش بھی کر دیتے ہیں تاکہ آپ تازہ دم ہو جائیں۔

بڑے ہوٹلوں میں تو بالعموم لڑکیاں ہی یہ خدمات سرانجام دیتی ہیں۔ میں ایک مرتبہ رات گئے چین پہنچا۔ لمبے سفر کی وجہ سے میں خاصا تھک چکا تھا۔ دارالسلام کا ساتھی عبدالکریم میرے استقبال کے لیے آیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے کہا: کسی مساج کرنے والے شخص کا پیہ کرو میں اپنے کمرے ہی میں مساج کروانا چاہتا ہوں۔ اس نے ادھر ادھر فون کیا اور کہنے لگا: جناب! اس وقت کوئی مرد مساج کے لیے موجود نہیں، البتہ عورتیں موجود ہیں۔ میں نے کہا: میرا ایمان اتنا بھی کمزور نہیں کہ عورتوں سے مساج کرواتا پھروں۔ میرا جسم ٹوٹ رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث یاد آ گئی۔ میں نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کر لیے اور بارگاہ الہی میں عرض کیا: اے اللہ! تیرے نبی کی صحیح حدیث ہے: ”جو شخص کسی چیز کو اللہ کی رضا کے لیے چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے“۔ اے اللہ! میں نے تیرے خوف اور تیری تعظیم کی وجہ سے عورتوں سے مساج نہیں کروایا، اب تو جلد از جلد مجھے نیند کی آغوش میں پہنچا اور میری طبیعت بھی ٹھیک کر دے۔ توقع کے عین مطابق مسافر کی دعا جلد ہی قبول ہو گئی اور میں اگلے چند لمحات میں نیند کی گہری وادیوں میں چلا گیا۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ عبدالکریم کب واپس ہوا۔ صبح بیدار ہوا تو طبیعت ہلکی پھلکی اور ہشاش بشاش تھی۔



گورڈن کی ٹیکسٹری میں بابا سلام کی تیاری کا کام جاری ہے

بوٹیاں بھی ڈالی جاتی ہیں، پھر وہ آپ کے کندھے دبانا شروع کر دیں گے۔ ان کا خاص طریق کار ہے، سامنے TV رکھا ہوتا ہے۔ گاہک اپنی مرضی کا چینل لگا کر وقت گزار لیتے ہیں۔

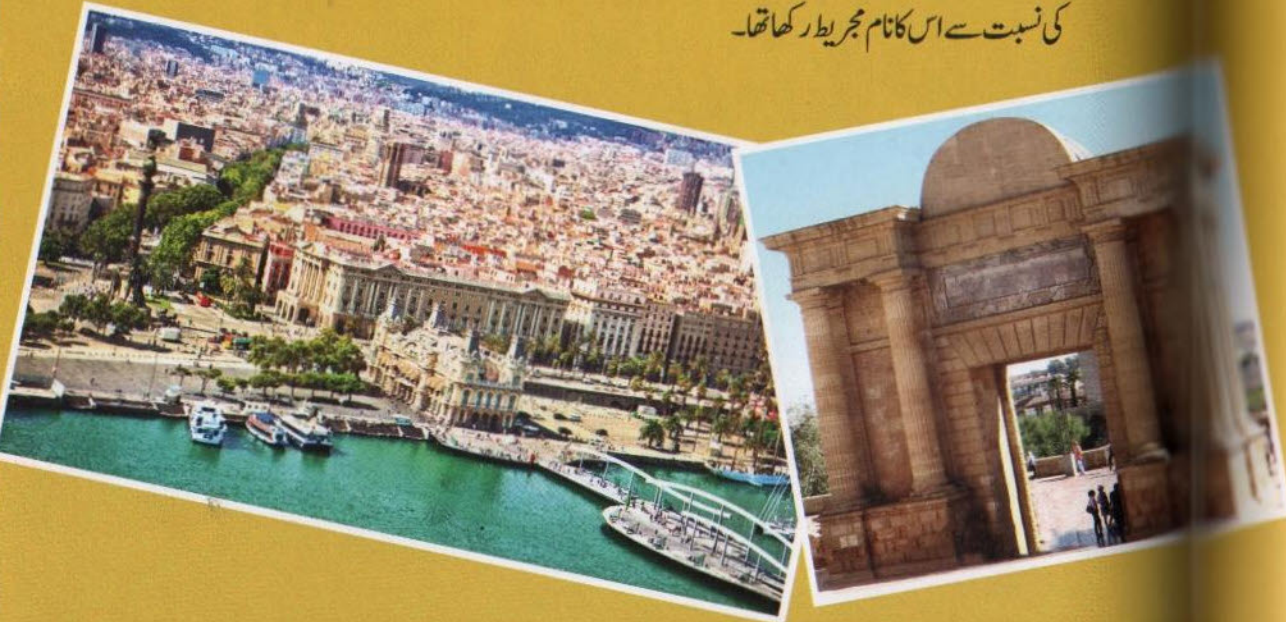
گورڈن اور میں ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ ”فٹ مساج کرواتے“۔ ہم مختلف موضوعات پر گفتگو بھی کرتے رہتے۔ مجھے اعتراف ہے کہ گورڈن کے پاس عالمی تجارت اور سیاست کے حوالے سے بے پناہ معلومات ہیں۔ اس کی انگلش بڑی صاف، واضح اور رواں ہوتی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ گفتگو کرنے میں لطف آتا ہے اور معاملات سمجھنے میں آسانی بھی رہتی ہے۔

پندرہ بیس منٹ کے بعد صفائی کرنے والا لڑکا بڑی احتیاط سے آپ کے قدموں کو پانی سے باہر نکالے گا، ایک پاؤں پر سفید تولیہ لپیٹ کر دوسرے کو دبانا شروع کر دے گا۔ آپ پاؤں صاف کروانا چاہتے ہیں تو بھی یہ اچھا موقع ہے کیونکہ آپ کے قدم پانی میں رہنے کی وجہ سے نرم ہو چکے ہیں۔ وہ ناخن بھی تراش دیں گے۔ ایڑیوں کو بھی صاف کر دیں گے اور پھر آپ کو دبانا شروع کر دیں گے۔ عموماً ان کے ہاتھ بڑے





واقع ہیں۔ اسپین کی زرعی پیداوار میں گندم، زیتون کا تیل، انگور، چقندر اور ترشاوہ پھل شامل ہیں۔ معدنی وسائل کوئلہ، لوہا، سیسہ، تانبا، جست، یورانیم، پارہ، جیسم اور پوناٹش ہیں۔ ملکی سکھ یورو ہے۔ اسلامی اندلس (711ء - 1492ء) کے عہد عروج میں اس میں پرنگال بھی شامل تھا۔ قرطبہ تین صدیوں تک اسلامی اندلس کا دارالحکومت رہا۔ اموی خلیفہ عبدالرحمن ثالث کے زمانے 350-300ھ میں اس کی آبادی دس لاکھ تھی اور یہ وادی الکبیر کے کنارے چوبیس میل تک پھیلا ہوا تھا۔ ان دنوں قرطبہ کی آبادی تقریباً سو تین لاکھ ہے۔ موجودہ دارالحکومت میڈرڈ مسلمانوں نے بسایا تھا اور ایک ٹیلے (محریط) کی نسبت سے اس کا نام محریط رکھا تھا۔

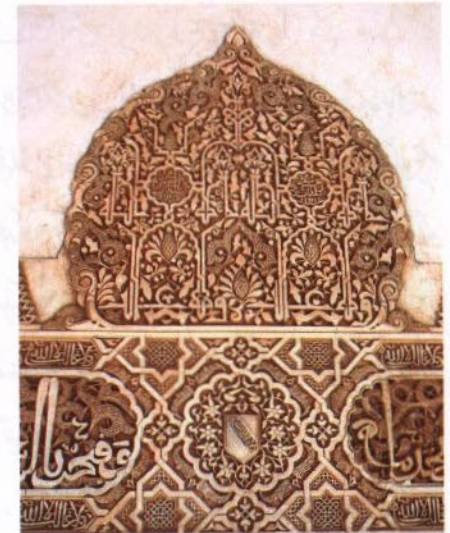


اسپین یا اسپانا (Espana)، ہسپانیہ یا اندلس ایک ہی ملک کے مختلف نام ہیں۔ اسلامی دور میں اسے اندلس کہا جاتا تھا۔ یہ جنوب مغربی یورپ میں واقع ہے۔ اس کے شمال میں فرانس، جنوب مشرق میں بحیرہ روم، شمال میں خلیج، مغرب میں بحر اوقیانوس اور پرنگال اور جنوب میں آبنائے جبل الطارق (جبرالٹر) کے پار مراکش (افریقہ) ہے۔ کوہستان پیرے نیز (جبل البرانس) اسے فرانس سے جدا کرتا ہے۔ جزائر بلیارک (بحیرہ روم) اور جزائر کیسری (بحر اوقیانوس) بھی اسپین کی ملکیت ہیں۔ مراکش کے ساحل پر سیتہ (Ceuta) اور ملیہ کے محصور علاقے بھی اسپین کے استعماری تسلط میں ہیں جبکہ اسپین کے جنوبی ساحل پر جزیرہ نما جبرالٹر (جبل الطارق) پر 1703ء سے برطانیہ قابض ہے۔ اسپین کی 94 فیصد آبادی رومن کیتھولک مسیحی ہے۔ دارالحکومت میڈرڈ کی آبادی تقریباً 59 لاکھ ہے۔ وادی الکبیر (Guadalquivir) تاریخی دریا ہے جس کے کنارے قرطبہ اور اشبیلیہ



اسپین (اندلس)

ملک کا نام:	اسپین یا اسپانا
رقبہ:	505992 مربع کلومیٹر
آبادی:	47,265,321
زبان:	اسپینش (ہسپانوی)
دارالحکومت:	میڈرڈ
اہم شہر:	بارسلونا، ویلنسیہ، قرطبہ، اشبیلیہ





احرام مصر

آدمی جب اللہ کو راضی کرنا چاہتا ہے تو پھر لوگوں کی ناراضگیاں اس کے لیے بے معنی ہو جاتی ہیں۔ رضیہ نے بھی خاوند کی ناراضگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے غالباً اس سے خلع لے لیا تھا۔

راقم الحروف نے متعدد بار مصر کا بھی سفر کیا ہے۔ مجھے قاہرہ دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ میں نے مصر کا پہلا سفر 1992 میں کیا تھا۔ میں ان دنوں وزارت دفاع میں ملازم تھا۔ اس سفر میں اخراج کے ایک بڑے چودھری حمد السعیس بھی شامل ہو گئے۔ جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے تھے میں نے ان سے جائے نماز طلب کیا تو انہوں نے حیرت کا اظہار کیا۔ بس اگلے ہی دن میں سعودی ائر لائن کے دفتر گیا اور ان سے کہا: ریاض کے لیے جو سب سے پہلی فلائٹ میسر ہے میں اس سے واپس جانا چاہتا ہوں۔ اہلیہ کو بتایا کہ میں دو دن بعد واپس آ رہا ہوں تو تعجب سے کہنے لگی: آپ کو تو مصر دیکھنے کا بڑا شوق تھا؟! میں نے کہا: میرا شوق دو ہی دنوں میں پورا ہو گیا ہے۔ اگلے دن میں نے پورے دن کے لیے ٹیکسی کرایہ پر لی اور اہرام مصر و عجائب گھر سمیت دیگر قابل ذکر جگہوں کی ایک ہی دن میں سیر مکمل کر لی۔ اہرام مصر دیکھنے کا مجھے بڑا شوق تھا۔ اس کے اندر جانے کے لیے لمبی قطار تھی۔ بڑا تنگ سا راستہ تھا۔ جب نیچے گئے تو میں نے گائیڈ سے پوچھا: اندر کیا ہے؟ کہنے لگا: قبریں ہیں۔ میں نے کہا: میں جیتے جی قبر میں نہیں جانا چاہتا اور واپس آ گیا۔ شیخ حمد السعیس نے اس سفر میں ایک مصری دوشیزہ سے شادی کر لی۔ اس سفر میں مجھے وہ بچہ کبھی نہیں بھول سکتا جب ایک چپک پوائنٹ پر وہ گندے سے کپڑے پہنے ہاتھ میں کھجوروں کی تھالی لیے



گاڑی کی کھڑکی کے پاس پہنچا اور ٹوٹی پھوٹی انگلش میں کہنے لگا: سر ڈیٹس Sir, Dates خرید لیجیے۔ اس روز قاہرہ کی سڑکوں پر بے حد ٹریفک تھی۔ میں نے چونکہ ٹیکسی پورے دن کے لیے لی تھی اس لیے میں بڑے مزے اور آرام سے رہا۔ ہمیں درجنوں مرتبہ ٹیکسی کے متلاشی لوگوں نے راستے میں روکا۔ اس زمانے میں مجھے قاہرہ میں ٹیکسی کی بے حد کمی نظر آئی، مگر آج کا حال معلوم نہیں۔ میں جب ٹیکسی سے اترنے لگا تو ڈرائیور کا اخلاق کبھی نہیں بھولا جس نے مجھ سے کہا تھا: آپ پاکستان سے آئے ہیں اور مسلمان ہیں میں آپ سے کرایہ نہیں لوں گا، رہنے دیں۔ میں نے اسے کھانا بھی کھلایا اور کرایہ بھی ادا کیا، مگر اس کے الفاظ کبھی نہیں بھولا۔ کچھ عرصہ بعد جب میں دوبارہ قاہرہ گیا تو ائر پورٹ پر امیگریشن والوں نے خوب تنگ کیا۔ علیحدہ کمرے میں لے گئے اور خوب سوالات کیے۔ میرا اس سفر میں ٹاسک ”بچوں کی کتابیں“ تھا۔ وہ بار بار مجھ سے پوچھتے تھے: آپ کوئی اور کس قسم کی کتابیں شائع کرتے ہیں۔ میں نے اسے بتایا: ہم بچوں کی کتابیں شائع کرتے ہیں تو اس کے پاس مزید تنگ کرنے کا کوئی جواز

اسکندریہ مصر میں واقع ابو عباس المری مسجد

